الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۵۷

جلد ۴۳/۷۸ جمعرات ۱۵ صفر ۱۴۱۴ھ، ۵ ظہور ۱۳۷۲ ہش، ۵ اگست ۱۹۹۳ء نمبر ۱۷۴

خدا کے پیار کی نگاہ

دوستوں کو چاہیئے کہ وہ یہ مطمح نظر پیش نظر رکھیں۔ یہ اعلیٰ مقصد ہمیشہ ان کے سامنے رہے کہ خدا کے پیار کی نگاہ ان پر پڑتی رہے۔ وہ خدا کی رضا کی جنتوں میں داخل ہو جائیں کیونکہ خدا کے پیار کی نگاہ اور خدا کی رضا کی جنت دائمی ہے مالی وسعتِ فضل تو ہے لیکن خواہ یہ کتنا بڑا فضل ہو اس کے دائمی ہونے کی کوئی ضمانت نہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب سے زمین آسمان بنے ہیں کسی آنکھ نے ایسا نظارہ نہیں دیکھا

۸۴ ملکوں کی ۱۱۵ قوموں کے ۲ لاکھ سے زائد افراد کی ڈش انٹینا کے ذریعے مواصلاتی رابطے پر عالمی بیعت

اگلے سال کا ٹارگٹ اس سال سے دگنا ہوگا: حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اعلان

پہلے تین ماہ نئے آنے والوں کی تربیت پر صرف کئے جائیں

۲۸ ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز جماعت احمدیہ کی تاریخ کا نیا سنگِ میل

ربوہ: ۳۱ جولائی۔ جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۲۸ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز دنیا بھر کی مذہبی تاریخ کا ایک زبردست اور حیرت انگیز واقعہ رونما ہوا۔ دنیا بھر کے ۸۴ ممالک میں ۱۱۵ قوموں کے ۲ لاکھ ۴ ہزار ۳ سو آٹھ افراد نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر ڈش انٹینا کے ذریعے تین مواصلاتی سیاروں کے رابطے پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ ان افراد کے علاوہ جو اب احمدیت میں داخل ہوئے ہیں، دنیا بھر کے لاکھوں احمدیوں نے بھی بیعت کی تجدید کا موقع پایا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تاریخ ساز موقعہ پر بیعت سے پہلے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ جب سے زمین و آسمان بنے ہیں۔ کبھی کسی آنکھ نے ایسا نظارہ نہیں دیکھا کہ بیک وقت بکثرت ممالک اور قوموں نے ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کی ہو۔ تاریخ عالم میں یہ پہلا موقع ہے اور اب اللہ نے چاہا تو اس کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آئندہ سال کے لئے بیعتوں کا ٹارگٹ موجودہ سال سے دگنا ہوگا۔ اور ہر سال یہ ٹارگٹ دگنا کیا جاتا رہے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا عالمی بیعت کی تجویز اس وقت میرے دل میں آئی جب ابھی اس سال کے آغاز میں کل دس ہزار افراد کی بیعتوں کی اطلاع ملی تھی اور جلسہ سالانہ کی آمد تک سال کا بہت تھوڑا حصہ باقی رہ گیا تھا حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں نے سوچا کہ میں نے کہا ہے کہ سال بھر میں ایک لاکھ بیعتیں ہونی چاہئیں تو اب بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔ یہ ٹارگٹ کیسے پورا ہوگا۔ تب میں نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ تجویز ڈالی اور پورا نقشہ سمجھا دیا کہ عالمی بیعت اس طرح سے ہو۔ اور جماعت کو عالمی بیعت میں شمولیت کے لئے تیار کیا جائے۔ تمام جماعتوں کو ٹارگٹ دیئے گئے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ٹارگٹ بہت بڑھا کر رکھنے پڑے۔ کئی جگہ پر یہ ٹارگٹ ظاہری لحاظ سے غیر حقیقی تھے۔ بعض جگہ جہاں گذشتہ دس سال میں ۱۰۰ بیعتیں بھی نہیں ہوئی تھیں ان کو ۵ ہزار کا ٹارگٹ دیا گیا۔ اللہ نے ذہن میں یہ تجویز ڈالی تھی۔ اسی بات نے دل کو تقویت دی اور سہارا دیا کہ گویا اللہ تعالیٰ اس تحریک کا ذمہ دار ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس دوران ایک اور واقعہ ہوا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک تحریر میرے سامنے آئی جس میں حضور نے لکھا ہے کہ "اب تک اس عاجز کے ہاتھ پر ۴ لاکھ نفوس بیعت کر چکے ہیں"۔ ہماری بیعتوں کا ریکارڈ رکھنے

مسلسل صفحہ ۲ پر

ٹیلیفون شعبہ رشتہ ناطہ

احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ شعبہ رشتہ ناطہ میں ٹیلی فون لگ گیا ہے۔ احباب حسب ضرورت درج ذیل نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

۲۱۲۴۷۷

بیرون ربوہ سے احباب ربوہ کا STD کوڈ نمبر ۰۴۵۲۴ مذکورہ فون نمبر سے پہلے ڈائل کریں۔

انچارج رشتہ ناطہ

تقریب شادی

مکرمہ فوزیہ ملک صاحبہ بنت مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب سابق لیکچرر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی تقریب شادی مورخہ ۱۹ جون ۹۳ء کو منعقد ہوئی۔ ان کا نکاح ۷ ستمبر ۹۲ء کو محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے ہمراہ مکرم ملک منظور قدیر خان صاحب (مقیم ناروے) ابن مکرم ملک عبد القدیر خان صاحب بعوض ستر ہزار ۷۰،۰۰۰ روپے حق مہر پڑھایا تھا۔ عزیزہ فوزیہ ملک صاحبہ حضرت ملک حسن محمد صاحب آف سمبڑیال رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پوتی ہیں۔ تقریب شادی کے موقع پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے

درخواست دعا

مکرمہ نعمانہ ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب حال امریکہ اپنی بیٹی افراح کی صحت کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں۔

عزیز عبد القادر ابن مکرم ملک

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

والی خاتون نے بتایا کہ جب سے آپ لندن آئے ہیں۔ اب تک میں ڈھائی لاکھ بیعتوں کی تعداد ریکارڈ کر چکی ہوں۔ تب میرے دل میں یہ خیال آیا کہ اگر ڈیڑھ لاکھ بیعتیں اور مل جائیں تو یہ تعداد ۴ لاکھ ہو جائے اور اس طرح سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے مشابہت کی سعادت حاصل ہو جائے اور میرے چند سالوں کے عرصہ میں یہ تعداد ۴ لاکھ ہو جائے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پھر میرے دل میں خیال آیا کہ اللہ سے ڈیڑھ لاکھ مانگا ہے۔ کیوں نہ دو لاکھ ہی مانگ لی جائیں چنانچہ ٹارگٹ ڈیڑھ لاکھ کا دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا دو لاکھ کی شروع کر دی۔ چنانچہ آج ساری دنیا میں اس عاجز کے ہاتھ پر ۲ لاکھ ۴ ہزار ۳ سو آٹھ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ لکھوکھہا وہ احمدی بھی بیعت کی تجدید کر رہے ہیں جو پہلے سے احمدی ہیں۔ حضور نے دعا کی کہ خدا کرے یہ سلسلہ ہر سال بڑھتا پھلتا پھولتا چلا جائے۔ حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ اس وقت ۸۴ ممالک میں ۱۱۵ قوموں کے افراد نئی بیعت کر رہے ہیں۔ ضمناً حضور ایدہ اللہ نے فرمایا احمدیت کو قائم ہوئے آج ۱۰۴ سال ہو رہے ہیں۔ گویا کہ قریباً فی سال ایک قوم سے زائد احمدی ہو رہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس موقع پر بائبل میں درج شدہ ایک پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر فرمایا۔ یہ خبر رسولوں کے اعمال کے باب میں درج ہے اس میں ذکر ہے کہ یسوع مسیح کے حواریوں پر روح القدس نازل ہوا اور وہ سب مختلف بولیاں بولنے لگے۔ ایسی بولیاں جو اس سے پہلے ان کو نہیں آتی تھیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جہاں تک تاریخ کا تعلق ہے ایسا کوئی ثبوت نہیں نظر آتا کہ کوئی ایسا واقعہ ہوا ہو۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کوئی کشفی نظارہ تھا۔ اور اس کا پورا ہونا پہلے دور میں نہیں بلکہ دوسرے دور میں مقدر تھا۔ حضور نے فرمایا آج یہ واقعاتی شہادت ساری دنیا کے سامنے کھل کر آچکی ہے۔ آج یہ عالمی بیعت مختلف زبانوں میں ہو رہی ہے۔

حضور نے فرمایا اس خدائی خبر میں لکھا ہے کہ "سب حیران اور متعجب ہو کر کہنے لگے کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج ہم تو نہیں دشمن گھبرا کر کہیں گے کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جن احباب نے عالمی بیعتیں کروانے میں حصہ لیا ہے وہ عہد کریں کہ آئندہ سال اس سے دوگنا پھل حاصل کریں گے۔ اور جو بیعت کر رہے ہیں ان کو بھی اس پر آمادہ کریں کہ وہ جو آج ایک نئی زندگی شروع کر رہے ہیں وہ اگلے سال ایک اور احمدی اپنے ساتھ شامل کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا نئے آنے والوں کی تربیت بہت ضروری ہے۔ تربیت کے بغیر یہ نسل بگڑ بھی سکتی ہے۔ ساری دنیا کے امراء جماعت جن کو آج یہ سعادت حاصل ہوئی ہے۔ وہ فوری طور پر اپنی مجلس عاملہ کی میٹنگ بلائیں۔ صاحب الرائے افراد کو بھی شامل کریں۔ اور تربیت کے لئے ٹھوس منصوبہ بنائیں۔ اگر منصوبہ بندی ٹھوس ہو۔ تقویٰ پر مبنی ہو تو تین مہینے ٹھوس تربیت کے لئے کافی ہیں۔ اس کے لئے ہر علاقے کے لئے مربی تیار کئے جائیں جو مقامی طور پر تربیت حاصل کر چکے ہوں پھر وہ سارا سال تربیت کا کام کریں اور ہر جلسے کے بعد تین ماہ کا عرصہ تربیتی کورسز کے لئے مقرر کیا جائے۔ اس کے بعد اگلے سال کی بیعتوں کے لئے منصوبہ تیار کیا جائے ملکوں کے وہ حصے نگاہ میں رکھیں جہاں احمدیت ابھی تک نہیں پہنچی۔ ان خلاؤں کو بھرنے کے لئے سب سے اہم اور مؤثر طریق دعا کا ہے انکسار کے ساتھ دعائیں کریں۔ ہماری کوششیں خدا کے فضل کے نتیجے میں ہی بار آور ہوتی ہیں۔ یہ تدبیر جو ذہن میں آئی ہے یہ بھی خدا کے فضل کے نتیجے میں ہی آئی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کا مصرع ہی اس موقع پر ذہن میں آتا ہے کہ ؎

سب کچھ تری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

اللہ تعالیٰ ہماری توفیق کو بڑھائے۔ ثبات قدم کا نور عطا کرے تقویٰ عطا کرے جس کے نور سے کبھی کوئی بھٹک نہیں سکتا۔ جو ہمارے ذریعہ احمدی ہوئے ہیں ان کی تربیت کریں ورنہ صرف تعداد کو بڑھانا تقویٰ کے بغیر ایک فضول حرکت ہے۔ اس سے تو دنیا میں تفرقے بڑھتے ہیں۔ پس ساری دنیا کو تقویٰ سے بھر دیں۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اس وقت میرے سامنے دنیا کے پانچ براعظموں کی نمائندگی میں پانچ افراد موجود ہیں میں انکے ہاتھوں پہ ہاتھ رکھوں گا۔ اور ان سے بیعت لوں گا۔ یہ طریق ہمیں بتایا گیا ہے کہ بیعت لینے والا اپنا ہاتھ اوپر رکھتا ہے۔ فیض دینے والے کا ہاتھ اوپر ہوتا ہے اور جو پانے والا ہے اس کا ہاتھ نیچے ہوتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے بیعت کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرمایا بیعت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایمان والوں سے انکی جانوں اور ان کے اموال کا سودا کر لیا ہے۔ ان کی جانوں اور اموال کو خرید لیا ہے۔ اور اس کے بدلے میں فرمایا ہے کہ لازماً تمہیں جنت عطا کی جائے گی۔ یعنی ہم سے بہت تھوڑا لیا ہے عارضی جانیں اور عارضی مال لیا ہے اس کے بدلے کبھی ختم نہ ہونے والی جنت دے دی ہے۔ یہ سودا بندہ نہیں کرتا بلکہ اللہ کرتا ہے۔ اور اس کی نمائندگی میں بندے یہ کام کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس تاریخی موقعے پر میرے دل میں کوئی فخر و غرور نہیں۔ میں انتہائی انکساری اپنے دل میں پاتا ہوں۔ میں ایک عاجز انسان ہوں۔ اللہ میری کمزوریوں کی پردہ پوشی کرے۔ میری بخشش کرے میری کمزوریوں کو نیکیوں میں بدل دے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس موقع پر میں وہ اقرار آپ کو یاد دلاتا ہوں۔ جس میں بندہ اپنے اللہ سے عرض کرتا ہے کہ اے خدا ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی وہ اپنے رب کی طرف بلاتا تھا۔ ہم نے سنا اور ہم ایمان لے آئے۔ اب ہم اس دائرے میں داخل تو ہو گئے ہیں مگر بہت سے گناہوں کے بوجھ کے ساتھ آئے ہیں۔ جو غلطیاں ہم سے ہوئی ہیں انہیں معاف کر دے۔ تو ہی ہے جو کمزوریاں دور کر سکتا ہے اور اس طرح سے یہ سلسلہ موت تک جاری رہے۔ اور اے ہمارے خدا ہمیں مرنے نہ دینا جب تک ہم نیک نہ ہو جائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پس اس دعا کے ساتھ اور اس آرزو کے ساتھ بیعت میں داخل ہوں کہ ہم خدا کی بخشش کی امید رکھتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ایک دن میں کایا نہیں پلٹا کرتی کہ ناپاک ایک دم میں پاک ہو جائیں پس ہمیں پاک کر دے اور چونکہ زندگی موت اے خدا تیرے ہاتھ میں ہے اس لئے ہمیں اس وقت تک مرنے نہ دینا جب تک ہم نیک نہ ہو جائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس خطاب کے بعد اس جگہ تشریف لے گئے۔ جہاں حضور نیچے بیٹھے اور پانچ براعظموں کی نمائندگی میں پانچ افراد آپ کے منتظر بیٹھے تھے۔ بیعت سے قبل حضور نے فرمایا یہ جو کوٹ میں نے آج پہنا ہوا ہے یہ سبز رنگ کا ہے۔ اگرچہ امتداد زمانہ سے اس کا رنگ مدھم پڑ گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں حضرت بانی سلسلہ کے ایک ادنیٰ غلام کے طور پہ آپ کی نمائندگی میں بیعت لیتا ہوں۔

اس کے حضور ایدہ اللہ کے دست مبارک کو ان پانچ احباب نے اس طرح سے پکڑ لیا کہ حضور کا ہاتھ اوپر تھا اور ان پانچوں کے ہاتھ نیچے تھے۔ اس کے بعد حضور نے بیعت لی اس کا طریق یہ تھا کہ حضور بیعت کے الفاظ (سوائے تشہد و عربی دعا کے) اردو میں ادا فرماتے تھے۔ اور جو اردو جاننے والے تھے وہ بیعت کے الفاظ اردو میں دہراتے تھے اس کے بعد حضور چند لمحے توقف فرماتے تھے۔ اس دوران مختلف زبانیں بولنے والے ان الفاظ کو اپنی اپنی زبانوں میں دہراتے تھے۔ پھر حضور ایک جملہ ارشاد فرماتے تھے اور اسطرح یہ سلسلہ جاری رہا۔ آخر میں بخشش کی دعا مانگتے ہوئے حضور ایدہ اللہ اور احباب جماعت پر رقت طاری ہو گئی۔ اپنے مولا کے حضور آنسوؤں کے نذرانے پیش کئے گئے جس کے بعد دعا ہوئی جو سسکیوں اور آہ و زاری کا ایک نمونہ تھی اور ان عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں نے مواصلاتی سیاروں کے رابطے کے ذریعے سے دنیا بھر میں کہرام مچا کر رکھ دیا اور

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی مسائل، تعلیمی، معاشرتی، معاشی، اقتصادی وغیرہ کے بارے میں

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

ڈان

۲۲۔ جولائی ۱۹۹۳ء

'Forces of Darkness'

DAY 1: You are in the middle of a juicy, action packed thriller. Tension fills the air. The villain lifts his gun to shoot the hero. You chew your nails nervously. He presses the lever and then — sudden darkness. The electricity has gone and your movie is stuck in the V.C.R. 'Oh God!", comes the tortured cry from your heart.

Day 2: The next afternoon is hot and dreary. The lethal combination of a sleepless," lightless" night and the cool whirring of the air-conditioner lulls you into a deep sleep. You are dreaming of skiing on the frozen tops of mountains and swimming in the ice-cold waters of the beach, when, all of a sudden, you find yourselves drowning in the scalding hot lava of a volcano. You wake up with a start to find yourself drenched in sweat. The "Forces of Darkness" have struck again. "Why me?", comes your pitiable groan.

The same night, in a sudden fit of chivalry, you throw your caution to the winds and challenge the heavens by inviting some friends over for dinner. You are laughing and reminiscing your past, sipping chilled drinks, when again you find yourself plunged in a dark abyss. The cool sip that you have taken, rapidly becomes boiling hot — result of the sudden heat and the outraged anger that wells up inside you. "Enough is Enough"; seeing red you thunder towards the phone and dial the KESC number. No reply. "Damn!", your cry has become the roar of a wounded lion. On an impassioned impulse, you throw the receiver at the wall...

Such has been the plight of the Karachiites for the past few months. Complaints have been bombarded at the KESC offices, to the extent that now, whenever you try to call them, you get no answer. Rumours have it that the frustrations and rage of the masses rose to such an extent that a vehicle was burnt in front of the KESC office.

Meanwhile, various reasons are being given for these erratic blackouts. Some claim that "the problem" is due to the overloading of cables, some blame the extensive digging up of roads for laying telephone lines which might have damaged the power cables, while the rest naively term it as "load-shedding". Whatever the case, it is obvious that this menace is not going to be resolved soon. What with the massive downpour expected in Karachi any day, we must prepare ourselves for further inconvenience. Our only source of comfort is the fact that the KESC officials have offered us hope for "next year" when the power problem might ease a little.

Till then, I guess, we can only wait and take pleasure from the simple things in life: sleeping under the warm night sky with the magnanimous companionship of mosquitoes, revelling in the sweat trickling down our foreheads and keeping our fingers crossed — for better luck next time!.

ROMANA ABDULLAH
Karachi

DAWN THURSDAY, JULY 22, 1993

ڈان سے ۲۲ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارہ میں خطوط کے کالم میں رومانہ عبداللہ (کراچی) اندھیرے کی طاقتوں سے متعلق۔

پہلا دن آپ ایک بھرپور فلم دیکھ رہے ہیں اسکے درمیانی حصہ میں پہنچے ہیں اور وہاں آپ دیکھتے ہیں کہ ٹینشن بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ ولن ہیرو کو گولی مار دینے کے لئے اپنی بندوق اٹھاتا ہے۔ آپ خوف زدہ ہو کر اپنے ناخن کاٹنے لگتے ہیں۔ وہ بندوق کی لبلبی دباتا ہے اور اس کے بعد اچانک اندھیرا ہو جاتا ہے۔ بجلی چلی جاتی ہے اور آپ کی فلم وی سی آر پر اٹک کر رہ جاتی ہے۔ "او خدایا" آپ کے تکلیف زدہ دل سے آواز نکلتی ہے۔

دوسرا دن اگلی سہ پہر بہت گرم ہے ایسے لگتا ہے کہ بے خوابی اور بغیر روشنی کے رات گذر رہی ہے اور کنڈیشنر کی آواز خاموش ہو جاتی ہے۔ آپ کو سلا دیتی ہے۔ آپ ایک خواب دیکھ رہے ہیں کہ پہاڑوں پر جن کی چوٹیوں پر برف جمی ہوئی ہے۔ آپ سکی اِنگ کر رہے ہیں اور اسی طرح بیچ پر برفانی پانی میں آپ تیراکی کر رہے ہیں۔ جب یکایک آپ انتہائی گرمی میں ڈوب جاتے ہیں۔ ایسی گرمی میں جسے والکینو کے دہانے کی گرمی کہا جا سکے آپ جاگ اٹھتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ آپ کا سارا جسم پسینے میں شرابور ہے۔ اندھیرے کی طاقتوں نے پھر حملہ کر دیا ہے۔ میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے آپ نہایت تکلیف دہ آواز میں یہ بات کہتے ہیں۔

اسی رات آپ بڑی بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور احتیاطوں کو ایک طرف رکھتے ہوئے اور چیلنج کا مقابلہ کرتے ہوئے بعض دوستوں کو کھانے کی دعوت دے دیتے ہیں۔ آپ ہنس رہے ہیں اور گذشتہ ایام کی باتیں دہرا رہے ہیں اور یخ ٹھنڈی چیزیں پی رہے ہیں پھر ایسے وقت میں آپ دیکھتے ہیں کہ آپ اندھیرے کی کھڈ میں گرا دئیے گئے ہیں۔ ٹھنڈی مشروب جو آپ پی رہے تھے فوری طور پر ابلتی ہوئی گرم لگنے لگتی ہے اور یہ نتیجہ ہے فوری طور پر گرمی کا اور آپ کا اندرونہ اس گرمی سے بھڑک اٹھتا ہے۔ بہت ہو گئی۔ اتنی ہی کافی ہے۔ آپ یہ کہتے ہیں۔ آپ دوڑتے ہیں کہ جلدی سے ٹیلیفون کریں۔ کے ای ایس سی کا نمبر ملاتے ہیں لیکن کوئی جواب نہیں دیتا۔ کتنی بری بات ہے آپ چلاتے ہیں اور چیختے ہیں جیسے کہ ایک زخمی شیر۔ جذبات سے بھرپور آپ ریسیور دیوار کے ساتھ پٹخ دیتے ہیں۔

یہ ہے حالت کراچی والوں کی جس میں وہ گذشتہ چند ماہ سے زندگی گذار رہے ہیں۔ کے ای ایس سی کے دفاتر میں بہت سی شکایات بھیجی گئی ہیں۔ حتیٰ کہ اب جب آپ ان سے فون پر بات کرتے ہیں۔ تو آپ کو کوئی جواب ہی نہیں ملتا افواہ کہتی ہے کہ مایوسی اور غصہ جو لوگوں کے دلوں میں بھرا ہوا ہے اتنا زیادہ ہو گیا کہ کے ای ایس سی کے دفتر کے سامنے انہوں نے ایک گاڑی کو نذرِ آتش کر دیا۔

اس دوران مختلف وجوہات بیان کی جاتی ہیں۔ کہ آخر یہ بلیک آؤٹ کیوں ہو رہے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ اوور لوڈنگ کی وجہ سے ہے تاروں پر بوجھ زیادہ ہے۔ بعض اس بات کو الزام دیتے ہیں کہ سڑکوں کو بہت زیادہ کھودا گیا ہے۔ اور ہو سکتا ہے اس کھودنے کی وجہ سے بعض جگہوں پر تاروں کا نظام درست نہ ہو رہا ہو۔ اور یہ کھدائی ٹیلیفون کی لائنیں سیٹ کرنے کے لئے کی جا رہی ہے۔ باقی لوگوں کا یہ خیال ہے اور نہایت سادگی سے وہ کہتے ہیں کہ یہ لوڈشیڈنگ ہے۔ بات کچھ ہی ہو ظاہر یا بظاہر طور پر یہ خطرہ ایسا نہیں ہے جو جلدی ٹل جائے گا۔ اس بارش کا کیا کیجئے جو عنقریب متوقع ہے اور کراچی میں بہت زیادہ ہو گی اور کسی روز بھی ہو سکتی ہے۔ ہمیں اپنے آپ کو مزید تکالیف کے لئے تیار کر لینا چاہئے ہمیں سکونِ دل صرف اس بات سے ملتا ہے کہ کے ای ایس سی کے افسروں نے یہ پیش کش کی ہے کہ اگلے سال حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔ اور یہ مسئلہ کسی حد تک حل ہو جائے گا۔

اس وقت تک میرا خیال یہ ہے کہ ہمیں انتظار کرنا چاہئے۔ اور اس بات پر خوش رہنا چاہئے۔ کہ ہم کھلے گرم آسمان کے نیچے راتیں بسر کرتے ہیں اور اس طرح کرنے سے ہمیں مچھروں کی معیت حاصل ہو جاتی ہے جو ہمارے بہتے ہوئے پسینے میں لت پت ہو کر خوش ہوتے ہیں۔ اور ہمیں خاموشی سے بیٹھے رہنا چاہئیے۔ اگلی دفعہ ہو سکتا ہے کہ ہماری قسمت ہمارا بہتر ساتھ دے۔

قراردادِ تعزیت

ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ پاکستان نے مکرمہ مبارکہ صاحبہ اہلیہ ملک مبارک احمد صاحب کراچی کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی نیک خدمات کا تذکرہ کیا ہے۔ محترمہ موصوفہ مخیر حضرات سے چندہ لے کر غریب بچیوں کی شادی کے لئے جہیز کا سامان تیار کرواتیں۔ نادار طلبا کو کتب مہیا فرماتیں۔ آپ سیکرٹری خدمت خلق ضلع کراچی تھیں۔ موصوفہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے

اسی طرح محترمہ استانی سردار بیگم صاحبہ اہلیہ محترم سید محمد افضل صاحب کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے۔ بتایا ہے کہ آپ نے مدرسۂ خواتین قادیان سے مولوی کا امتحان پاس کیا۔ نصرت گرلز سکول قادیان میں پڑھایا۔ اور ربوہ میں جامعہ نصرت کے ہاسٹل کی سپرنٹنڈنٹ رہیں۔ اپنے جوان بیٹے اور پھر پوتے کی وفات کا صدمہ بے حد صبر سے برداشت کیا۔ ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ پاکستان نے مکرمہ بشریٰ داؤد صاحبہ اہلیہ مکرم داؤد احمد صاحب کراچی کی اچانک وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے لجنہ کراچی کو مرکز سے الگ کر کے براہ راست اپنے ساتھ رابطہ قائم فرمایا تو لجنہ کے امور کے لئے جو پانچ رکنی کمیٹی مقرر فرمائی آپ کو اس کا ممبر مقرر فرمایا۔ ۱۹۸۵ء میں صدر لجنہ مرکزیہ پاکستان کا انتخاب ہوا تو اس کی صدارت کے لئے بھی آپ ہی کو حضور ایدہ اللہ نے مقرر فرمایا۔ متعدد بار آپ نے مجلس مشاورت میں بھی اپنی مجلس کی نمائندگی کی۔ بوقت وفات آپ کراچی کی اصلاح و ارشاد کی سیکرٹری تھیں۔

آپ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ــــــــ عبدالباسط شاہد

محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ

گورداسپور کے نزدیک چھوٹے سے گاؤں "بیہے ہال" میں دو گھرانوں میں احمدیت کے نور کا نفوذ ہوا۔ ایک منشی جھنڈے خان صاحب جو پنجابی کے قادرالکلام شاعر تھے اور جن کے کلام کے کئی مجموعے شائع ہو کر بہت مقبول ہوئے اور دوسرے میرے نانا جان حکیم اللہ بخش صاحب۔ حضرت حکیم صاحب کی فطری سعادت کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ انہیں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے دعویٰ سے بھی پہلے سے ان سے عقیدت تھی اور گاہے بگاہے زیارت اور علمی و روحانی استفادہ کے لئے قادیان جاتے رہتے تھے۔ حضرت حکیم صاحب بھی پنجابی زبان کے شاعر تھے۔ کلام کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ سادگی، روانی اور مقصدیت ان کی شاعری میں نمایاں ہے۔

حضرت حکیم صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی آمنہ بیگم "اماں جی" کی شادی قادیان کے ایک قدیم، رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے کے بیٹے عبدالرحیم صاحب (جنہیں بعد میں درویشی کی سعادت حاصل ہوئی اور جو "دیانت صاحب" کے نام سے مشہور ہوئے) سے ہوئی۔ ہماری والدہ کی ابتدائی تعلیم نہ ہونے کے برابر تھی۔ والدہ بہت کم سنی کے عالم میں وفات پا گئی تھیں۔ اس لئے باوجود علم دوست باپ کی بیٹی ہونے کے ظاہری تعلیم سے محروم ہی رہ گئیں۔ حضرت فضل عمر نے بیت مبارک قادیان میں نکاح کا اعلان فرمایا۔ شادی کے جلد بعد ہی اماں جی کی صحت خراب ہو گئی۔ علاج معالجہ کے باوجود حالت بگڑتی چلی گئی۔ علاج و تیمارداری کا ہر ممکن طریق اختیار کیا گیا۔ ایک رات جبکہ بہت فکر اور تشویش والی حالت تھی مریضہ کو ہوش آئی تو اس نے اپنے خاوند کو سرہانے بیٹھا دیکھا۔ مریضہ نے فرمائش کی کہ مجھے بیت اقصیٰ کے کنوئیں کا پانی پلائیں جسے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت سے یہ پانی آب شفا بلکہ آب حیات ثابت ہوا اور خدا تعالیٰ نے نئی زندگی عطا فرمائی۔

قادیان کے مقدس ماحول اور علمی ذوق کی برکت سے اماں جی نے کلام اللہ پڑھنا سیکھ لیا۔ خطبات (۔)، درس (۔) لجنہ کے اجلاسوں میں کمال اہتمام و باقاعدگی سے شمولیت کی وجہ سے علم وسیع ہوتا چلا گیا۔ حرف شناسی اور لگن کی وجہ سے درثمین اور الفضل ہمیشہ ہی زیر مطالعہ رہتا۔ درثمین اور کلام محمود کے اشعار کثرت سے زبانی یاد تھے۔ ہم بہن بھائیوں نے ہی نہیں محلہ کے متعدد بچوں نے اس "ان پڑھ" خاتون سے علم کا ذوق حاصل کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو کچھ عرصہ تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں خدمت دین کی سعادت حاصل ہوئی۔ وہاں ایک پرانی طرز کے معمر ہندو دوست تھے۔ علمی طبیعت رکھنے اور غیر متعصب ہونے کی وجہ سے ہمارے ساتھ ان کے بہت اچھے مراسم تھے ایک دفعہ وہ خاکسار سے پوچھنے لگے کہ آپ کی باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے دادا جان ایک دکاندار تھے۔ آپ کے والد صاحب نے اس کاروبار کو مزید وسعت دی اس صورت میں جبکہ آپ کا خاندان دنیا کمانا جانتا اور دنیاوی کشش سے بخوبی واقف تھا آپ اس طریق کو چھوڑ کر خدمت دین کی طرف کس طرح آ گئے؟ خاکسار نے انہیں اس سعادت کے حصول کو فضل الٰہی کا نتیجہ بتایا اور یہ بھی بتایا کہ ظاہری طور پر تو اور کوئی وجہ نظر نہیں آتی سوائے اس کے کہ میرے بچپن کی سب سے پرانی یا پہلی یاد یہ ہے کہ اماں جی مجھے بہلاتے کھلاتے ہوئے کہا کرتی تھیں کہ میرا بچہ دنیا میں دین کی خدمت کرے گا۔ لوگوں کو راہ حق کی طرف بلائے گا۔ اس طرح میں کہہ سکتا ہوں کہ خدمت دین کا جذبہ مجھے میری ماں نے اپنے دودھ کے ساتھ پلایا تھا جو میرے رگ و پے میں جاری ہے۔

اماں جی کی زندگی کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ قادیان کی رہائش کے زمانہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح فراخی تھی۔ ہر ضرورت اور جذبہ کا پوری طرح خیال رکھنے والا شوہر موجود تھا۔

ایسی فراخی کے زمانہ میں دینی احکام کی کماحقہ تعمیل کرتیں۔ پردہ اور حیا اگر ایک احمدی عورت کا زیور اور خوبصورتی ہے۔ تو آپ میں یہ بدرجہ کمال موجود تھا۔ حقوق العباد کی ادائیگی میں کمال احتیاط و التزام ہوتا۔ قادیان سلسلہ احمدیہ کا مرکز تو تھا ہی اماں جی کے حسن سلوک کی وجہ سے ہمارے سب رشتہ داروں کا مرکز ہمارا گھر بنا رہتا تھا غریب رشتہ داروں کی مدد کر کے خوش ہوتیں۔

ابا جان کی طبیعت کو اس طرح سمجھتی تھیں کہ بسا اوقات بات کیلئے بات کہنے یا اشارہ کرنے کی بھی نوبت نہ آتی اور ایک دوسرے کے منشاء کے مطابق عمل ہو جاتا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم نے ایسے ماحول میں پرورش پائی جس میں میاں بیوی کی باہم ناراضگی، ناخوشی اور جھوٹ وغیرہ کا بالکل کوئی دخل نہیں تھا۔

قادیان کے زمانہ کی صرف ایک بات اور تحریر کرتا ہوں۔ ابا جان کو اپنے کاروبار کے سلسلہ میں بٹالہ۔ امرتسر اکثر جانا پڑتا تھا۔ تحریک جدید کے اجراء سے پہلے کا زمانہ تھا۔ جب کبھی موقع ملتا سینما بھی چلے جاتے اور اس طرح واپسی میں دیر ہو جاتی اماں جی کو اس کی بہت کوفت ہوتی مگر کوئی حل نظر نہیں آتا تھا۔ ایک جمعہ کے دن یہ پروگرام بنا کہ جمعہ سے واپسی کے بعد امرتسر جانا ہے اور وہاں سے شوق سینما بینی پورا کر کے واپسی ہو گی۔ اماں جی نے کہا کہ خدا کرے حضور آج کے خطبہ میں سینما جانے پر پابندی لگا دیں۔ خدا کی قدرت حضور کے خطبہ کا موضوع سادہ زندگی تھا اور سینما بینی کی ناپسندیدگی کا اظہار تھا۔ اماں جی تو خوش خوش واپس آئیں اور ابا جان کی نظر میں اماں جی کا مقام اور زیادہ بڑھ گیا اور اس کے بعد اس لغویت سے مکمل اجتناب اختیار کیا۔

اماں جی کی زندگی کا دوسرا دور پاکستان کے قیام کے بعد شروع ہوا۔ تقسیم ملک کے وقت تو غالب خیال۔ امید اور خواہش یہی تھی کہ جماعتی مسلک و کوشش کے مطابق قادیان پاکستان میں شامل ہو۔ ابتدائی اعلان تو یہی ہوا مگر بعد میں سازش کے گھناؤنے کاروبار کے نتیجہ میں قادیان ہندوستان میں شامل ہو گیا اور ہمیں بادل نخواستہ قادیان چھوڑنا پڑا۔ ابا جان کو اللہ تعالیٰ نے درویشی کی سعادت سے نوازا۔ ہم سات بہن بھائی اماں جی کے ساتھ اس حال میں پاکستان آئے کہ نہ تو ہمارا ننھیال ادھر تھا اور نہ ہی ددھیال۔ ظاہری طور پر کوئی ذریعہ اور سہارا نہیں تھا۔ یہ ایک لمبی اور پُردرد داستان ہے۔ جسے ایک طرف چھوڑتے ہوئے صرف یہی کہنے پر اکتفا کروں گا کہ امی جان کی عمر اس وقت صرف ۳۵ سال تھی۔ سات بچے ہمراہ تھے۔ آٹھواں بچہ ہمارا چھوٹا بھائی عبدالسلام طاہر پاکستان آنے کے تین ماہ بعد پیدا ہوا۔ یہ صورتحال اماں جی کے لئے اتنا بڑا چیلنج تھا کہ اسے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ کوئی صاحب دل ہی اسے محسوس کر سکتا ہے۔ ان حالات میں جب بڑے بھائی جان عبدالمجید نیاز نے پڑھائی چھوڑ کر کوئی کام کرنے کی خواہش ظاہر کی تو اماں جی نے بلا تامل اس تجویز کو سختی سے ردّ کر دیا۔ توکل اور عزم کی یہ عجیب مثال ہے۔ بغیر کسی معین و معقول آمدنی کے آپ نے ہر حال میں پڑھائی جاری رکھنے کو ضروری سمجھا۔ جماعت کی طرف سے کچھ عرصہ پندرہ روپے ماہوار کی مدد ضرور ملی مگر وہ بھی مالی حالت کی وجہ سے جاری نہ رہ سکی۔ مگر تینوں لڑکوں کو ہی نہیں پانچوں لڑکیوں کو بھی پڑھائی کی طرف راغب رکھا۔ اس جذبہ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے برکت ملی۔ ہم سب بھائی بہنوں کو تعلیم حاصل کرنے کے علاوہ اپنے اپنے رنگ میں سلسلہ کی خدمت کی توفیق بھی ملی۔

ہماری بڑی بہن امۃ اللطیف نے قادیان میں ہی لجنہ کا کام شروع کر دیا تھا۔ لمبا عرصہ مدیرہ مصباح اور سیکرٹری اشاعت لجنہ مرکزیہ کے طور پر کام کیا۔ دوسری بہن امۃ الرشید بی اے۔ بی ایڈ صدر محلہ اور لجنہ کے مختلف عہدوں پر کام کرتی رہیں۔ تیسری بہن امۃ الحمید بی۔ اے گولڈ میڈلسٹ آجکل لاہور میں لجنہ کی عہدیدار ہیں جبکہ بیرونِ ملک بھی خدمات بجا لانے کا موقع پا چکی ہیں۔ چوتھی بہن امۃ الباری ناصر لجنہ کراچی کی سیکرٹری اشاعت ہیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعدد مرتبہ ان کی خدمات پر خوشنودی کا اظہار ہو چکا ہے۔ پانچویں بہن امۃ الشکور ایک عرصہ سے ربوہ میں علم کی توسیع اشاعت میں کوشاں ہیں اور آجکل سیکرٹری اشاعت لجنہ ربوہ اور نگران اصلاح کمیٹی کے طور پر خدمت کر رہی ہیں۔

اماں جی کی قبولیت دعا کے بے شمار واقعات ہیں۔ بطور مثال عرض ہے کہ ایک دفعہ ہماری ایک بہن نے امتحان کے بعد بتایا کہ میرا ایک پرچہ توقع کے مطابق نہیں ہوا اور اس کے متعلق فکر ہو رہا ہے اماں جی جو معمولاً ہر بچے کے لئے دعا کرتی تھیں زیادہ توجہ سے دعا کرنے لگیں خواب میں انہیں نمبر بتائے گئے مگر انگریزی ہندسوں میں لکھے ہونے کی وجہ سے وہ سمجھ نہ سکیں اور اپنی سجدہ گاہ کے قریب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمین پر انگلی سے ایک ہندسہ کا نشان بنالیا صبح اُٹھ کر بتایا کہ شروع کا ہندسہ ۳ اسی طرح کا تھا ۔ میری بہن کے لئے تو یہ بڑی خوش خبری تھی کہ تین سو سے زائد نمبر حاصل ہوں گے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے نتیجہ نکلنے پر پتہ چلا کہ ان کے نمبر تین سو کچھ ہی ہیں ۔

جماعت کی طرف سے ملنے والی مدد ۱۵ روپے ایک چھوٹی بہن دفتر سے لے کر آرہی تھیں ۔ پیسے دوپٹے کے کونے میں باندھے ہوئے تھے ۔ گھر پہنچ کر رقم اماں جی کو دینے لگیں تو چاروں کونے خالی تھے معلوم ہوا کہ بے احتیاطی سے دی گئی گرہ رستہ میں کھل گئی اور رقم ضائع ہوگئی ۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں پندرہ روپے کی قیمت پندرہ سو یا پندرہ ہزار کے برابر تھی ۔ اماں جی کو اس کی ضرور تکلیف ہوئی ہوگی ۔ دُعا بھی ضرور کی ہوگی خدا کی قدرت گھر میں رکھے ہوئے چوزوں میں سے ایک وبائی مرض کا شکار ہوکر مر گیا ۔ وہی بہن اسے دبانے کے لئے باہر لے کر گئیں ۔ ایک جگہ ریت کا ڈھیر دیکھ کر چوزہ دبانے کے لئے اسے کھودا تو وہاں پندرہ روپے کی وہی رقم پڑی ہوئی تھی ۔ کسی بچے نے وہاں محفوظ کی تھی یا کیا صورت ہوئی مگر خدا نے اپنی ایک عاجزہ بندی کی دعا اس طرح منظور فرمائی اور اس کی تکلیف دُور کرنے کا غیب سے سامان فرمایا ۔

مذکورہ حالات میں پانچ بیٹیوں کی شادی ایک بہت ہی کٹھن اور مشکل مرحلہ تھا ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے دُعاؤں کی برکت سے بڑے وقار اور عمدگی سے اپنے اپنے وقت میں سب کی شادیاں ہوئیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے اپنے گھر میں خوش و خرم زندگی گزار رہی ہیں ۔

سب سے چھوٹی بہن کی شادی کے سلسلہ میں ایک بات یاد آرہی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ سب شادیاں کس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوئیں ۔ چھوٹے بھائی میٹرک پاس کرنے کے بعد کام کی تلاش میں حیدر آباد چلے گئے ۔ اب گھر میں اماں جی اور سب سے چھوٹی بہن ہی تھیں ۔ اس حالت میں انہیں اس کے جلد رشتہ کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوئی بتایا کرتی تھیں کہ ایک دن عصر کی عبادت میں دُعا کر رہی تھیں کہ اے خدا تُو نے ہر چیز کا جوڑا بنایا ہے ۔ میری اس بیٹی کا جوڑا بھی تو نے ضرور بنایا ہوگا مگر مجھے تو اس کا کوئی علم نہیں ہے ۔ اے خدا تُو اپنے فضل سے اسے میرے گھر بھجوا دے .... ابھی عبادت ختم نہیں ہوئی تھی کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا چھوٹی بہن نے دروازہ کھول کر مہمانوں کو بٹھایا ۔ امی جان عبادت سے فارغ ہوکر مہمانوں کے پاس گئیں تو معلوم ہوا کہ وہ رشتہ کی تلاش میں آئی ہیں اور یہ کہ انہیں کسی مرکزی عہدیدار نے (غالباً استانی میمونہ صوفیہ محترمہ) مشورہ پوچھنے پر بتایا کہ فلاں گھر میں چلی جائیں درویش کی بیوی نے بچیوں کو گلے سے لگا کر ان کی کمائی کا لالچ نہیں کیا اور صحیح عمر میں بچیوں کے رشتے کر دیئے ہیں ۔ امی جان نے سمجھا کہ یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور میری دُعا کا جواب ہے ۔ تاہم آنے والی خاتون کے اصرار پر اگلے روز ان کے ہاں گئیں ۔ واپس آئیں تو دروازہ میں نے کھولا ۔ میری طرف دیکھ کر خوش تو وہ طبعی طور پر ہوئیں ۔ مگر ان کا ردِ عمل عام خوشی سے کچھ زیادہ تھا ۔ میں نے کہا کہ آپ کو میری ربوہ آمد کی خوشی نہیں ہوئی ۔ (ان دنوں خاکسار ملتان میں بطور مربی خدمت بجا لا رہا تھا) کہنے لگیں کہ خوشی جیسی خوشی ۔ میں ان کے ہاں سے ہوکر آرہی ہوں ۔ واپسی پر میں سوچ رہی تھی کہ بچی کے ابا جان قادیان ہیں میں گھر میں اکیلی ہوں اس سلسلہ میں کس سے مشورہ کروں گی اور پھر میں نے آتے آتے دُعا کی کہ خدا کرے میرے گھر پہنچنے پر دروازہ میرا بیٹا کھولے اور خدا کی شان ہے کہ دروازہ کسی اور نے نہیں تم نے ہی کھولا ....

ایک دفعہ ایک چھوٹی بہن (امۃ الباری ناصر) نے جو لاہور میں زیر تعلیم تھیں لکھا کہ ہوسٹل میں کھانا تو برابر ملتا ہے مگر کبھی کبھی پڑھتے ہوئے کچھ کھانے کو جی چاہتا ہے اگر کوئی پنجیری بنا کر بھجوا دیں تو مجھے بڑی سہولت ہو سکتی ہے ۔ یہاں پنجیری کی عیاشی کا بھی سامان نہیں تھا ۔ درویش کی بیوی (-) کے خدا کے سامنے سجدہ ریز ہوگئی ۔ ابھی عبادت سے فارغ نہیں ہوئی تھیں کہ آواز آئی کہ "یہ گھی چھوڑے جا رہی ہوں عبادت کے بعد اسے سنبھال لیں" سلام پھیر کر دیکھا تو گھی کا بھرا ایک کٹورا پڑا تھا اور یہ شکر "پنجیری" تیار کر کے لاہور بھجوا دی ۔ بعد میں پتہ چلا کہ ایک پڑوسن کو دیسی گھی کا تحفہ ملا تھا ۔ خدا تعالیٰ نے اس کے دل میں ڈالا کہ اس میں سے آدھا اپنی درویش بہن کو دے آؤں ۔

خدائی تائید کے ایسے متعدد واقعات ہمیں بتایا کرتی تھیں کہ ایک دفعہ میں اپنے چھوٹے بیٹے کے پاس حیدر آباد گئی ۔ شام کو مجھے یہ خیال آیا کہ ان کے پاس کوئی زائد چارپائی تو نہیں ہے اور سوتے وقت مشکل پیش آئے گی اور بچے میرے آرام کی خاطر خود تکلیف اٹھائیں گے کیا ہی اچھا ہو کہ اللہ تعالیٰ غیب سے چارپائی مہیا فرما دے ۔ میں ابھی یہ سوچ ہی رہی تھی کہ کسی نے باہر سے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کہ مجھے پتہ چلا تھا کہ آپ کے ہاں مہمان آئے ہیں آپ کو چارپائی کی ضرورت ہو گی یہ چارپائی لے لیں ۔ (اس غیبی تائید کا ذریعہ بننے والے فرشتہ سیرت بزرگ مکرم مرزا محمد ادریس صاحب سابق مربی انڈونیشیا اور مرزا محمد اکرم صاحب کے والد محترم تھے) ۔

جیسا کہ ذکر آچکا ہے ۳۵ سال کی عمر میں اماں جی پاکستان آگئیں ۔ میرے والدین جو ایک دوسرے کو دیکھ کر جیتے تھے ۔ مسابقت فی الخیرات کے جذبہ سے زندگی حاصل کرتے تھے ۔ اگر اماں جی میں ایمان و توکل اور سادگی و صبر کی عادت نہ ہوتی تو ابا جی درویشی کی سعادت ہرگز نباہ نہ پاتے ۔ اماں جی نے نہ صرف اکیلے رہتے اور بچوں کی ساری ذمہ داریوں کی باحسن ادائیگی کا چیلنج قبول کیا بلکہ ابا جان کا حوصلہ بڑھاتی رہیں اور کبھی پریشانی طعن و تشنیع اور کم حوصلگی کا مظاہرہ نہ کیا ۔

قادیان میں قیام کے ایام میں ابا جان ہر سال ایک ہفتہ وقفِ عارضی پر جماعتی انتظام کے تحت جاتے تھے ۔ ابا جان کے لئے یہ نیکی بھی اماں جان کے تعاون کے بغیر ممکن نہ ہوتی اور اسی جذبہ نے درویشی کی زیادہ بڑی نیکی کی توفیق عطا فرمائی ۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے باہم افہام و تفہیم زندگی کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہی مگر درویشی کی وجہ سے باہم تعلق میں دونوں طرف تقدیس و عقیدت کا رنگ آگیا ۔ ابا جان اکثر یہ بات دہرایا کرتے تھے کہ ایک بزرگ کسی لمبے سفر پر جاتے ہوئے اشرفیوں کی تھیلی اپنی بیوی کو امانتاً دے گئے ۔ کئی سالوں کے بعد واپس آکے ادھر ادھر کی باتوں میں اشرفیوں کا ذکر بھی آیا ۔ اس خاتون نے کہا کہ جلدی کیا ہے ۔ آپ کو سب کچھ بتاؤں گی وہ بزرگ مسجد میں نماز پڑھنے گئے ۔ وہاں ایک نوجوان کو مسجد میں درس دیتے ہوئے دیکھا اور یہ بھی کہ بڑے بڑے لوگ عقیدت و احترام سے اس کے حلقہ درس میں شامل ہیں ۔ گھر آکر اس نوجوان کی تعریف کی ۔ اسی خاتون نے کہا کہ آپ کی اشرفیاں اس نوجوان کی جو آپ کا بیٹا ہے تعلیم و تربیت پر خرچ ہوئی ہیں ۔

ابا جان یہ بھی کہا کرتے تھے کہ اس خاتون نے ایک بچے کی تعلیم و تربیت کی جبکہ اشرفیوں کی تھیلی بھی اس کے پاس موجود تھی ۔ مگر میری بیوی نے میرے آٹھ بچوں کی تعلیم و تربیت کی جبکہ اس کے پاس کوئی سرمایہ بھی نہ تھا ۔

اماں جی نے بڑے سخت وقت دیکھے مگر بڑے وقار کے ساتھ ان سے عہدہ برآ ہوئیں ۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ میری ایک بہن کی بیماری شدت اختیار کر گئی جب ان سے پوچھا گیا کہ اسے دوائی کیوں نہیں دی ۔ ہسپتال سے دوائی دلانے میں صرف دو پیسے کی پرچی بنوانی پڑتی ہے تو پتہ چلا کہ بچی کے علاج کے لئے مامتا دو پیسے بھی مہیا نہیں کر پائی ۔

ایسے اور اس جیسے اور واقعات میں ہم نے ہی نہیں ہمارے سب جاننے والوں نے دیکھا کہ آپ نے بڑی خندہ پیشانی سے یہ وقت گزارا ۔ وقار اور سفید پوشی پر کبھی کوئی داغ نہ لگنے دیا ۔ مگر ایک وقت ایسا آیا کہ ہم سب نے انہیں سخت متفکر و پریشان دیکھا اور ایسا اس وقت ہوا جب انہیں ابا جان کی شدید بیماری کی اطلاع ملی ۔ سب بچوں کو تاکید کی کہ ابا جان کو زیادہ باقاعدگی سے خط لکھیں ۔ بزرگوں کے پاس جا جا کر دُعا کی درخواست کرتیں ۔ قادیان سے مسلسل رابطہ رکھا ۔ خود وہاں جا کر تیمارداری کا فرض ادا کرنے کی کوشش کی ۔ غرضیکہ ہر انسانی کوشش کی ۔ میرا یقین ہے کہ وہ اپنے خاوند کے لئے ہی اتنی پریشان و بے قرار نہ تھیں کیونکہ اسے تو وہ عملاً جوانی کی عمر میں ہی خدا تعالیٰ کی خاطر چھوڑ آئی تھیں ۔ یہ پریشانی و فکر ایک درویش خاوند کو ایک درویش بیوی کا نذرانہ محبت و عقیدت تھا ۔

۱۹۷۶ء میں اپنی شادی شدہ زندگی کا نصف سے زیادہ عرصہ اپنے خاوند سے الگ بہت بڑی ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے ۔ بڑے ہی سلیقہ ، وقار ، متانت و عزت سے گزار کر بڑی مختصر بیماری کے بعد بامراد و کامیاب

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک چھوٹی سی بات

مکرم حمید احمد صاحب ظفر

لاہور سے لکھتے ہیں:

مکرم ومحترم نسیم سیفی صاحب والدی حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر بہت پائے کے شاعر بھی تھے اور زیادہ تر فارسی میں شعر کہتے۔ بچپن میں جب ان کے بزرگ والد کو معلوم ہوا کہ یہ شعر کہتے ہیں تو دلکش انداز میں کہا کہ "شعر کہتے ہو۔ ہم تو اسے فضول سمجھ کر ترک کر چکے ہیں۔ تمہیں اگر شوق ہو تو سلسلہ کی خدمت کے لئے کہہ لیا کرو"۔ اور اس کے بعد آپ نے سلسلہ کی خدمت میں ہی شعر کہے۔

ان کے بچپن کا ایک چھوٹا سا واقعہ لکھ رہا ہوں جسے آپ چاہیں تو "چھوٹی سی بات" کے عنوان کے تحت درج کر دیں یا الگ عنوان دے لیں۔

سکول میں داخلہ کے بعد پہلے روز حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کو کچھ تھوڑی سی دیر سکول پہنچنے میں ہو گئی۔ جس پر ان کے استاد جگ موہن رام صاحب نے اس دیر میں پہنچنے کی یہ سزا تجویز کی کہ کل کو سب کلاس کو ایک تازہ نظم سنائیں۔

اس زمانے کے استاد بھی خوب تھے اور شاگرد بھی خوب۔ حضرت نے وہ دن تو ادھیڑ بن میں گذارا لیکن کچھ بات نہ بنی تو اگلے روز صبح کو کپور تھلہ میں ایک بہت ہی مشفق شاعر اور استاد سے اپنی مشکل کا اظہار کیا۔ اس بات کی میں وضاحت کر دوں کہ حضرت نے سکول میں داخلہ چوتھی جماعت میں لیا تھا اور اس سے پہلے گھر پر ہی تعلیم حاصل کی تھی بہرحال ان شاعر استاد نے جن کا نام صابر علی خان صاحب تھا حضرت سے کہا کہ جاؤ تم ناشتہ کر کے واپس آؤ اور اس دوران میں انہوں نے مندرجہ ذیل نظم فی البدیہہ لکھ کر دے دی

نظم

احباب کا فرمان ہے کوئی نظم رقم ہو
بہلانے کا دل کے کوئی سامان بہم ہو
ہو شعروں میں وہ جوش دلوں کو جو ہلا دے
ہر مصرع میں اک برش شمشیر دو دم ہو
یاں دل میں یہ دھڑکا ہے کہ نو بج چکے کب کے
دس بجنے میں شاید ہی منٹ اب کوئی کم ہو
جب ڈھیر کتابوں کا لگا ہو تو کہیں خاک
اشعار تو تب ہوں کہ پڑھائی کا نہ غم ہو
مجبور پڑی مانگنی یاروں سے معافی
آئندہ یہ موقوف کریں گر تو کرم ہو

اس نظم سے سب نے بہت لطف اٹھایا اور استاد جگ موہن رام صاحب نے کہا:

"BEST PERFORMANCE OF THE DAY." اس واقعہ سے اس زمانہ کے استادوں کی ادب دوستی اس بات سے ظاہر ہے کہ دیر سے آنے کی سزا وہ دی جس سے شاگرد کو فائدہ پہنچے اور مہمیز تیز ہو۔ اور محلہ کے شاعر بزرگ کی شفقت کا بھی خوب اندازہ ہوتا ہے اور شاگرد کی فکر کا بھی اندازہ کریں کہ اپنے استاد کی اطاعت اور فرماں برداری کو حرز جاں بنا لیا۔

مکرمہ شبانہ تسنیم صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد قمر صاحب

لکھتی ہیں:

عام طور پر یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ سادہ لوح میزبان جب مہمان کو کھانا دیتے ہیں تو ہڈیوں کے لئے یا پھلوں کے چھلکوں کے لئے یعنی آم خربوزے وغیرہ کے چھلکے ڈالنے کے لئے میز پر الگ خالی پلیٹ وغیرہ نہیں رکھتے اور نہ ہی بعض دفعہ مہمان اس بات کی طرف سوچتا ہے کہ الگ یعنی خالی پلیٹ کیوں نہیں دی یا مجھے خالی پلیٹ دیں۔ تاکہ ہڈیاں وغیرہ رکھ سکوں۔ تو پھر ہوتا کیا ہے کہ ہڈیاں یا چھلکے وغیرہ سارے کمرے میں بکھر جاتے ہیں یا صحن میں کھانا کھلایا جائے تو صحن میں بکھر جاتے ہیں بعد میں کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ ایک تو فوراً ساری جگہ کی صفائی کرنی پڑتی ہے اگر صفائی نہ کی جائے تو بچوں بڑوں الغرض سب کے پھسلنے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ اگر رات کا وقت ہو تو رات کو کھلے صحن میں جیسا کہ اکثر دیہاتوں میں کھلے صحن ہوتے ہیں۔ کتا یا بلی ہڈیوں کے لئے گھر میں گھس آتا ہے تو رات کو سب گھر والے سوئے ہوتے ہیں اچانک کوئی بیدار ہو۔ یعنی بچہ یا کوئی عورت تو خوف سے کانپنے لگتے ہیں اور سارے گھر والے اس گھبراہٹ چیخوں کی آواز سے بیدار ہو جاتے ہیں۔ اور سب کی نیند خراب ہو جاتی ہے اور کتے کو باہر نکالنے لگتے ہیں۔ یہ ساری نوبت کیوں آئی۔ اسکی طرف دھیان نہیں کیا جاتا۔ صرف اس وجہ سے کہ جب کھانا کھلایا جا رہا تھا اس وقت ایک الگ خالی پلیٹ ٹیبل پر نہیں رکھی گئی تاکہ اس میں یہ ہڈیاں اور چھلکے وغیرہ ڈالے جاتے اور پھر آرام سے وہ پلیٹ اٹھا کر باہر پھینک دیتے یا کوڑا دان میں ڈال دیتے تو یہ پریشانی نہ اٹھانی پڑتی۔

اسلئے میزبان کو چاہیئے کہ خالی پلیٹ بھی ہڈیاں وغیرہ کے رکھنے کے لئے کھانے کی ٹیبل پر رکھے۔ اگر بھول جائے تو مہمان کو چاہیئے کہ بلا تکلف پلیٹ طلب کرے مہمان اور میزبان دونوں اس بات کا خیال رکھیں تو اتنی مشکل نہ اٹھانی پڑے ویسے ہے یہ "چھوٹی سی بات" لیکن ہے بہت مفید۔

مکرم لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ بشارت احمد صاحب

لاہور سے لکھتے ہیں:

الفضل میں "ایک چھوٹی سی بات" کا عنوان فکر اور سوچ میں ایک چلا پیدا کرتا ہے۔ اور ایک بہت اہم ضروری اور بڑی بات کو مختصراً بیان کرنے میں ید طولی رکھتا ہے۔ گویا کہ کوزہ میں دریا بند کر دیا۔ اسی سلسلہ میں اپنا ایک مشاہدہ ایک تجربہ بیان کرتا ہوں۔

ہم میں سے ہر ایک شخص کو ذاتی طور پر خطرات۔ حادثات اور دیگر ممکنہ پیش آنے والے واقعات یا خدشات کا ڈر لگا رہتا ہے۔ یہ ایک قدرتی امر اور جذبہ ہے۔ ہر انسان کو ڈر لگتا ہے۔ بہادر اور بزدل میں ایک بڑا چھوٹا سا۔ نہ نظر آنے والا فرق ہوتا ہے۔ بہادر اپنے خدشات اور ڈر کو دبا لیتا ہے۔ اور چپ سادھ لیتا ہے اور چپکے چپکے ان کے مقابلہ کے لئے تدبیر کرتا ہے۔ جبکہ کمزور اور بزدل انسان اپنے خوف کا برملا اظہار کرتا رہتا ہے۔ اسی طرح ایک متوکل اور صابر و قانع شخص اپنی خواہشات امنگوں اور دلی ولولوں کو دبائے رکھتا ہے اور آہستہ آہستہ ان کو حاصل کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے جبکہ ایک سطحی اور سفلا شخص اپنی دلی خواہشات کا اظہار کر کے اپنے ہلکے پن کا اظہار کر دیتا ہے۔

بچوں کے لئے

محترمہ امۃ القدوس قوسی صاحبہ

فیکٹری ایریا ربوہ سے لکھتی ہیں:

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے روزنامہ الفضل مختلف عنوانات لے کر ہر عمر کے فرد کی دلچسپی کا باعث بنتا ہے۔ مستقل عنوانات کے ساتھ ساتھ نئے کالم۔ نئے عنوان ہم بچوں کی دلچسپی کا باعث بنتے ہیں۔ ہر گھر ہر جگہ پر نظر آنے والی چیزیں اخبار میں چھپی دیکھ کر اخبار سے دلچسپی و پیار بڑھتا ہے مثلاً چھوٹی سی بات، بچوں کا کالم، آپ کا خط ملا۔ گھر میں ہر عمر کے افراد اپنی اپنی دلچسپی کے مطابق الفضل کے منتظر ہوتے ہیں۔

میں بچوں کی توجہ ایک چھوٹی سی بات کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ جو بظاہر تو چھوٹی ہے لیکن اہم ضرور ہے۔

آج کل موسم گرما کی تعطیلات ہیں اور بعض بچے پڑھائی کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔ اور بعض بچے کھیل اور سیر میں مصروف ہیں۔ ہر روز نئے نئے پروگرام ہوتے ہیں اور پڑھائی ٹھیک نہیں ہو سکتی۔ اور وہ بچے یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ سکول کھل جانے کے بعد امتحانات بھی ہیں۔ اور اس طرح بعض بچے پڑھائی سے لاپرواہی کر رہے ہیں۔ اور خاص طور پر PTV کی دوپہر کی نشریات یعنی ڈرامہ دکھایا جاتا ہے تو بعض بچے رات کو دیکھے ہوئے ڈرامے کو دوبارہ دیکھتے ہیں۔ اس وجہ سے بچوں کا وقت بہت ضائع ہوتا ہے اور وہ اپنی پڑھائی پر توجہ نہیں دے سکتے۔ اس لئے ہر بچہ اپنا ٹائم ٹیبل بنائے اور والدین کی نگرانی میں اس کے مطابق پڑھائی کرے۔

اگر فجر کی عبادت اور تلاوت کلام الٰہی کے بعد دو گھنٹے پڑھ لیا جائے تو میرے خیال میں وہ بہت اچھا تسلی بخش پڑھائی کا وقت ہے۔ پھر یہ کہ ٹی وی دیکھنے کا وقت مقرر ہو۔ کیونکہ ٹی وی کی نشریات دو بار ہوتی ہیں۔ یہ نہیں کہ سارا سارا دن ٹی وی دیکھا جائے یا کھیلا جائے۔ یا پڑھا جائے بلکہ ہر کام کے لئے وقت مقرر ہو۔ اتنا ٹی وی دیکھنے سے پڑھائی کے ساتھ ساتھ صحت بھی بہت متاثر ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

بقیہ : صفحہ ۲

اس طرح یہ پہلی تاریخی عالمی بیعت اختتام کو پہنچی ۔

اسلام آباد (ٹلفورڈ ۔ لندن) کی جلسہ گاہ ہیں جہاں یہ پہلی تاریخی عالمی بیعت ہوئی ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے جسمانی رابطہ قائم کرنے کی غرض سے یہ انتظام کیا گیا تھا کہ حضور کے دائیں اور بائیں دو ترچھی قطاریں تھیں جن میں سب سے آگے بیٹھے ہوئے فرد نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے کی کمر پر ہاتھ رکھا ہوا تھا ۔ اور باقی احباب نے ایک دوسرے کے کندھوں پر یا کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے ۔ ان دونوں قطاروں کا تعلق جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے تمام احباب سے تھا اور یوں سارا جلسہ گاہ میں موجود احباب کا جسمانی رابطہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سے قائم تھا ۔

مختلف زبانیں

اس موقع پر جن مختلف زبانوں میں بیعت کے الفاظ حضور کے سامنے دہرائے گئے ان زبانوں کے نام یہ ہیں :۔

اردو ، عربی ۔ انگریزی ۔ فرنچ ۔ ٹرکش جرمن ۔ سپینش ۔ تاتاری ۔ یوکرائینی ۔

اس کے علاوہ ڈش انٹینا کی وساطت سے دنیا کے ۴۸ ممالک کی ۱۱۵ قوموں نے اپنے اپنے ممالک اور شہروں میں اپنی اپنی زبانوں میں بیعت کے الفاظ دوہرائے عالمی بیعت کی یہ تقریب جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن ۳۱ جولائی ۱۹۹۳ء کو ظہر ...... سے پہلے ہوئی ۔ اس تقریب سے پہلے مجلس سوال و جواب کی کارروائی بھی عالمی سطح پر نشر کی گئی ۔ اس تقریب کے شرکاء یورپین ، افریقی ، عرب اور سکھ صاحبان تھے اس لئے اس تقریب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگریزی میں سوالوں کے جواب دیئے ۔ اس کا اردو ترجمہ ساتھ ساتھ نشر کیا گیا ۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ۔

درخواست دعا

○ مکرم سید مبشر حسین صاحب خوشنویس گردوں کی تکلیف سے شدید طور پر بیمار ہیں ۔ حالت قابل تشویش ہے ۔

○ مکرم ظفر احمد صاحب ملتانی کی والدہ محترمہ جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں نیز ان کی اہلیہ صاحبہ گردوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں ۔

○ مکرم ناصر احمد صاحب کارکن الفضل کے بھائی مکرم منور احمد قمر صاحب کا جرمنی میں بائی پاس دل کا اپریشن ہونے والا ہے ۔

○ مکرم خادم حسین صاحب آف عمر آباد محوکہ حال ربوہ عرصہ دراز سے سریلی رسولی اور دورہ مرگی کی وجہ سے شدید بیمار ہیں الائیڈ ہسپتال فیصل آباد سے بھی علاج کرا چکے ہیں ۔ لیکن تاحال کوئی افاقہ نہیں ہوا ۔

○ مکرم صوبیدار (ریٹائرڈ) نذر حسین صاحب فیکٹری ایریا ربوہ بعارضہ فالج بیمار ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں ۔

○ مکرم میاں غلام احمد صاحب فیصل آباد کے بھتیجے عزیز عاصم عمر ۱۱ سال کے دل کا اپریشن امریکہ میں ۱۳ اگست کو ہو رہا ہے ۔

○ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم حکیم سعد اللہ صاحب سوکالوی (شیخوپورہ) کی بائیں ٹانگ میں درد ہے ۔ علاج کے باوجود آرام نہیں آرہا ۔

○ مکرم ڈاکٹر میاں عبد الرحمان صاحب لاہور میں انجائنا کے مرض میں مبتلا ہیں ۔

○ محترمہ اہلیہ صاحبہ مولانا عنایت اللہ صاحب جالندھری بعارضہ جوڑوں کے درد بلڈ پریشر اور گیس علیل ہیں ۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں

بقیہ : صفحہ ۱

عبد السمیع صاحب (حال شارجہ) اپنی کلاس میں فرسٹ آیا ہے ۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مزید کامیابیوں سے ہمکنار کرے ۔

دونوں بچے حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم اے کے پڑنواسے اور پڑنواسی ہیں ۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب مہار دار النصر غربی ب " ربوہ ۲۱ جولائی ۱۹۹۳ء کو وفات پاگئیں ۔ آپ کی عمر ۴۳ سال تھی ۔ آپ کا جنازہ بیت المبارک میں بعد عصر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھایا جس کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی جہاں محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن و وقف عارضی نے دعا کرائی ۔ محترمہ موصوفہ نے اپنی یادگار دو بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہیں ۔ آپ محترم چوہدری مقبول احمد صاحب باجوہ اور مکرم حمید احمد صاحب باجوہ کی ہمشیرہ تھیں ۔

احباب انکی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں ۔

تلاش گمشدہ کاغذات

خاکسار کے موٹر سائیکل ہنڈا سی ڈی 70 کے کاغذات یکم جولائی کو دار الفضل سے دار البرکات جاتے ہوئے کہیں گر گئے ہیں ۔ اس کا رجسٹریشن نمبر ایس جی ڈی 8203 ہے اس کا چیسس نمبر 37635 - NH اور انجن نمبر 36409 C , CD 70E ہے کسی کو ملے ہوں وہ ذیل کے پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں ۔

زاہد محمود ولد محمد اکرم
مکان نمبر 2/35-34 دار البرکات ربوہ

بقیہ : صفحہ ۵

خوش خوش خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہو گئیں ۔

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا بیار

خاکسار اس وقت کینیڈا میں تھا ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان جماعت نے تعزیت فرمائی ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بزرگوں کی نیکیوں کو قائم رکھنے کی توفیق مرحمت فرمادے اور ان سے بخشش و فضل کا سلوک فرمادے ۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر) ۔

قدیمی ـــــ شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر ۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
کراچی : ـــــ فون : ۴۱۳۲۵۱
لاہور : 1-D-۳ گلشن راوی
ملتان : ۶۸۱-E شاہ رکن عالم کالونی نزد پٹرول پمپ
منڈی بہاؤالدین : بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
رحیم یار خان : فون : ۴۷۹۹
ربوہ : اقصیٰ چوک کالج روڈ ۔ فون : ۵۵۸

روائتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ
پروپرائیٹر :۔ حنیف احمد کامران
فون :۔ ۶۴۹ ۔ ۰۴۵۲۴

سنہری موقعہ
نہایت باموقعہ رقبہ ۴ ، ۵ ، ۸ ، ۱۰ مرلہ ایک کنال ، دو کنال کے پلاٹس ۔ سوئی گیس ۔ پانی ۔ بجلی اور پختہ سڑکوں کی سہولتوں کے ساتھ ۔ خواہش مند جلد رابطہ کریں
عزیز احمد خان پراپرٹی مرکز
فون گھر ۴۱۴۳ ـــــ ۳ ۔ بلال مارکیٹ ربوہ

تریاق اٹھرا فی ڈبی ۔/۲۰
نور کاجل فی شیشی ۔/۵
نور نظر اولاد نرینہ کیلئے فی کورس ۔/۶۲۵
زدجام عشق ۳۰ گولی ۔/۳۰۰
اکسیر معدہ ۔/۸ ۔/۱۵ ۔/۳۰
قند شفا نزلہ زکام دور کرنے کیلئے ۔/۱۰
حب سعال کھانسی اور خراش گلو کیلئے ۔/۱۰
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ :- ۴ اگست گرمی اور حبس کا سلسلہ جاری ہے۔

○ لاہور میں منگل کے روز آدھ گھنٹے کے دوران شہر کے تین اہم ترین مقامات میں بموں کے تین شدید دھماکے ہوئے جن سے درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔ یہ دھماکے لاہور ہائیکورٹ، ریلوے ہیڈ کوارٹرز اور رینجرز ہیڈ کوارٹرز میں ہوئے عدالت عالیہ میں ہونے والا دھماکہ ایڈووکیٹ جنرل کے دفتر میں، ریلوے ہیڈ کوارٹر میں ہونے والا دھماکہ سائیکل سٹینڈ پر درخت کے نیچے اور رینجرز ہیڈ کوارٹر میں ڈائریکٹر آفس کے باہر ہوا۔ ہائیکورٹ اور ریلوے ہیڈ کوارٹر میں کھڑی ہوئی درجنوں گاڑیاں، موٹر سائیکلیں، اور سائیکلیں تباہ ہو گئیں۔ عدالت عالیہ کے اردگرد کی عمارتیں لرز گئیں کئی کے شیشے ٹوٹ گئے۔ ناپختہ عمارات شکستہ ہو گئیں۔ دروازے کھڑکیاں اور چھتیں اڑ کر دور جا پڑیں۔

○ باوثوق ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ بم دھماکوں میں ایک پڑوسی ملک ملوث ہے۔ ذرائع کے مطابق پاکستان کی خفیہ ایجنسیاں اس ملک کی طرف سے تیار کئے گئے منصوبے کی پہلے ہی نشاندہی کر چکی تھیں۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ دھماکوں کا مقصد انتخابات کو سبوتاژ کرنا ہو سکتا ہے۔

○ سندھ آپریشن کا فائنل راؤنڈ چند روز میں شروع ہوگا۔ ڈاکوؤں کے دوبارہ متحرک ہونے کے بعد جامع حکمت عملی تیار کر لی گئی ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما مسٹر افتخار گیلانی پیپلز پارٹی سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

○ اعلیٰ سطحی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ فوج انتخابات نہیں کرائے گی۔ صرف دھاندلی رکوانے کی کارروائی کرے گی۔ صرف ان حلقوں میں نگرانی کا کام فوج کو سونپا جائے گا جہاں خدشہ ہو کہ کوئی فریق دھاندلی کریگا۔

○ بم دھماکوں کے بعد پورے لاہور میں سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔ سرکاری و نجی عمارتوں کو پولیس کمانڈوز کی تحویل میں دے دیا گیا ہے۔ لاہور کے تمام ہوٹلوں پر خصوصی پہرے لگا دیئے گئے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ حیدر آباد میں نواز شریف کا جلسہ بدانتظامی کی وجہ سے ناکام ہو گیا۔ حاضری بھی کوئی خاص نہ تھی۔ اس جلسے سے بڑی توقعات وابستہ کی جا رہی تھیں کراچی سے قومی پریس کی ایک بڑی ٹیم اس جلسہ کی رپورٹنگ کے لئے آئی تھی لیکن شہری اس سے لاتعلق رہے۔

○ نواز شریف کے بھائی شہباز شریف نے نوابزادہ نصر اللہ سے ملاقات کی اور پیپلز پارٹی کے خلاف مشترکہ محاذ بنانے کی درخواست کی۔

○ بلوچستان کی سات رکنی کابینہ نے حلف اٹھا لیا۔

○ شورکوٹ میں تحریک فقہ جعفریہ کے رہنما مولوی اعجاز حسین کو قتل کر دیا گیا۔ شہر میں سخت کشیدگی پھیل گئی۔ بازار بند ہو گئے۔

○ شہداد کوٹ (سندھ) میں نہری پانی کی تقسیم کا کام فوج کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

○ سابق وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ میں دوبارہ آکر انقلاب برپا کر دوں گا۔ وطن دشمنوں سے آخری وقت تک جنگ ہو گی۔

○ مولانا فضل الرحمن نے کہا ہے کہ پی۔ ڈی۔ اے اور جونیجو مسلم لیگ سے ان کی پارٹی کی تمام نشستوں پر مفاہمت ہو گی۔ انتخابات کے بعد تمام مفاہمتی پارٹیاں آزاد ہوں گی۔ تاہم انہوں نے کہا کہ وہ اصولی طور پر تمام دینی جماعتوں کا اتحاد چاہتے ہیں۔

○ متحدہ دینی محاذ کے سربراہ قاضی عبداللطیف نے جے یو آئی کے پیپلز پارٹی سے اتحاد پر افسوس کا اظہار کیا ہے انہوں نے مذہبی جماعتوں کی بجائے سیکولر جماعت سے اتحاد کو اسلام پسند عوام کی خواہشات کے خلاف قرار دیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف کے دور میں کروڑوں روپے کے صنعتی یونٹ کوڑیوں کے بھاؤ منظور نظر لوگوں کو دے دیئے گئے جس سے ملکی معیشت کو زبردست نقصان پہنچایا گیا۔

○ بتایا گیا ہے کہ ابھی تک نواز شریف گروپ کو قومی اسمبلی کے ٹکٹوں کے لئے صرف ۱۰۰ درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔

نیشنل الیکٹرونکس

ہر قسم کے فریج - ڈیپ فریزر - ایرکنڈیشنر خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

۱- لنک میکلوڈ روڈ
جودھامل بلڈنگ - لاہور
فون :- ۷۲۲۳۲۲۸
۳۵۷۳۰۹

جماعت احمدیہ کی خدمت کیلئے
ہماری فخریہ پیشکش

ڈِش انٹینا

اب صرف ۰۰/۱۳۵۰۰ روپے میں
بہترین رزلٹ - بہترین ریسیور مکمل فٹنگ
رابطہ کے لئے
طاہر احمد محمود - راجیکی روڈ - ربوہ

ضرورت ملازم

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ محمود آباد ۳ کراچی میں کام کرنے کے لئے معقول مشاہرہ پر ایک میٹرک پاس مستعد ملازم کی ضرورت ہے۔ عمر پچیس سال سے کم نہ ہو۔ درخواست امیر یا صدر کی سفارش سے اس پتہ پر بھیجیں :-

حکیم عبدالحمید اعوان P-5
کلائمکس آباد - جی ٹی روڈ - گوجرانوالہ

فخر الیکٹرونکس

ا لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
فریج - ایرکنڈیشنر - ڈیپ فریزر
واشنگ مشین - سٹیبلائزر
فون نمبر 354873 — 7239347
7283347

دل کی امراض اور
HEART CURATIVE SMELL

دل کی جملہ امراض، درد دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض وغیرہ کا فوری علاج

ہارٹ کیور ٹیو سمیل
HEART CURATIVE SMELL

سے صرف سونگھنے سے کیا جاسکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ
HEART CURATIVE SMELL
سونگھنے کے لئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر PLUS HEART TONIC SMELL کے مثبت اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کے لئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعائیت کے ساتھ (WITH MONEY BACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔

قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی شیشی ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ معہ ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کے لئے ریٹ الگ الگ)

روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا پرس RS150 میں دستیاب ہے۔

لٹریچر اور دیگر کیور ٹیو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد:- ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی- ایم اے- ایل ایل بی- فاضل عربی- مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ- بانی کیور ٹیو سسٹم آف میڈیسن

پیشکش:- کیور یٹو سمیلز انٹر نیشنل
گول بازار ربوہ
فون آفس 771، کلینک 606، نون سیلز 211283

وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ **ڈش انٹینا سائز 12 فٹ**

WAZ-SATELLITE SYSTEM

معیاری گارنٹی شدہ ریسیور اعلیٰ کوالٹی۔ تصویر آواز بالکل صاف - ہر لحاظ سے ذمہ داری

رابطہ کے لئے :- میاں حفیظ احمد احمدیہ منزل وزیر آباد
کارخانہ حاجی پورہ - کوکا کولا ایجنسی
فون: (0437) 2644 3024 3068

راولپنڈی :- میاں سعید احمد 051/429771